شذرات

مسلمان ملکوں میں جدید نظام تعلیم کے اجراء سے پہلے صدیوں سے تھوڑے بہت تغیر و تبدل کے ساتھ ایک نظام تعلیم نافذ چلا آرہا تھا جسے ہم قدیم نظام تعلیم کہہ سکتے ہیں۔ جدید نظام تعلیم بہت حد تک یورپی نظام تعلیم سے متاثر تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب دنیائے اسلام میں قومی آزادی کی تحریکیں شروع ہوئیں تو قومی تعلیم کی ترویج و اشاعت کی طرف بھی خصوصی توجہ کی گئی۔ اب یہ سوال پیدا ہوا کہ ایک مسلمان ملک کی قومی تعلیم کے ڈھانچے میں جدید اور قدیم نظام ہائے تعلیم میں کیا نسبت ہونی چاہیے؟ جمہوریہ ترکی نے ۱۹۲۳ء کے بعد قدیم نظام تعلیم کے تمام مدارس یک قلم بند کر دیے اور قومی و عوامی تعلیم تمام تر جدید سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک محدود کر دی گئی۔ دوسرے اسلامی ملکوں میں، جن میں عرب ملک پیش پیش ہیں، وہاں کی حکومتوں نے جدید نظام تعلیم کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی لیکن اس کے ساتھ ساتھ قدیم نظام تعلیم کی درسگاہیں بھی قائم رہیں۔ اس دوران میں بے شک جدید تعلیم اور اس کے پیدا کردہ اجتماعی، ثقافتی اور فکری ماحول کے اثرات ان درسگاہوں پر ضرور پڑتے رہے، جس سے کہ ان دونوں نظام ہائے تعلیم کا آپس کا تضاد بتدریج کم ہوتا چلا گیا۔ یہی مصر میں ہوا اور یہی اب مراکش، تونس اور شام وغیرہ میں ہو رہا ہے۔

عرب بلکہ پوری اسلامی دنیا کی سب سے قدیم اور سب سے بڑی دینی درسگاہ قاہرہ کی جامعہ ازہر ہے۔ یہاں قدیم اور جدید نظام ہائے تعلیم کی درمیانی خلیج کو جس طرح پر کیا گیا، وہ ہم سب کے لیے ایک قابل تقلید مثال ہے۔ حال ہی میں حکومت مصر نے تعلیمی مسائل پر غور و خوض کرنے کے لیے ایک کانفرنس منعقد کی جس میں ازہر کی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اس میں بتایا گیا کہ ۱۹۵۲ء میں ازہر میں ۳۷۱۲ طالب علم تھے اور ۱۹۷۰ء میں ازہر میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد ۲۵۱۹۲ ہے۔ ۱۹۵۲ء میں ازہر کے ماتحت ابتدائی، اعدادی اور ثانوی مدارس میں ۱۹۷۰۰ طالب علم تھے اور ۱۹۷۰ء میں ان کی تعداد ۲۶۳۲۷ ہے۔ نیز ازہر کا بجٹ ۱۹۵۲ء میں ۱۳ لاکھ پونڈ تھا اور ۱۹۷۰ء میں یہ کوئی ۷۹ لاکھ پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔

ازہر میں کوئی ٹیوشن فیس نہیں لی جاتی اور دینی مضامین کے ساتھ ساتھ اب وہاں عصری یعنی جدید مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ قاہرہ کے ایک روزنامہ میں خبر چھپی ہے کہ ازہر کے انجینئرنگ کالج کے ۸۸ طالب علم ہفتے میں دو دن صوبہ منوفیہ کے دیہات میں گزارتے ہیں، جہاں وہ دیہات کی پیمائش اور نقشہ نویسی کرتے ہیں۔ بعد میں ان میں ایک مثالی گاؤں بنانے کا مقابلہ ہوگا اور اول آنے والے کو انعام دیا جائے گا۔ کوشش یہ ہے کہ دنیائے اسلام کی اس قدیم ترین دینی درسگاہ سے جو علما فارغ التحصیل ہوں وہ علم دین کے ساتھ ساتھ طب، زراعت، انجینئری اور تعلیم و تدریس کا بھی کوئی نہ کوئی فن یا پیشہ جانتے ہوں۔